

مولیٰ محمد عمر فاروق
میر واعظہ تکمیر

مقالہ

یہ مقالہ بیت القوام اے اجلادہ برائے اسمود عورتے ندوۃ الصلاح
دارالصلوام کھنڈو میں سارے نوبت کو پڑا رواج مندو بڑھ کے سامنے پڑا گیا۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَمْ يَأْتِي بِعِدَةٍ . إِنَّمَا
قَاتَلَ سَبَبَتْنَا لَهُ عَلَى فِي الْقُرْآنِ الْمُبِيِّنِ . أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ .
الْيَوْمَ الْمُلْكُ لِكُمْ دِيْنُكُمْ وَالشَّرِيكُمْ لِغَمْبَرِيٍّ وَرَضِيَتْ لَكُمْ
الْإِسْلَامُ دِيْنًا .

ترجمہ: آج میدنے تھا رے لئے تمہارے دین کو مکمل کرو یا اور تم برائے فائیس پوری
کر دیں اور تم سے اسلام دین ہونے کی چیزیت سے راضی ہو گیا!
جناب صدر، علمائے اسلام، علماء دین ملت، گرامی قدر حاضرین!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میں سب سے پہلے ایشیا رکی عنیلم تاریخی اور فماز علی دانشگاہ دارالعلوم ندوۃ العلام
کے احاطہ میں منعقد اسلام، داعی کیسی حضرت مولانا مسید ابو الحسن علی حسني الدنوی دامت برکاتہم
کی زیر سرپرستی ایک نہایت ہی امام موضوع سے متعلق نمائندہ کافرن کے انعقاد پر
مشنطین کو ہدایہ تحریک پیش کرتا ہوں اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے دست بدھا ہوں کہ وہ ہم
سب کے ارادوں میں خلوص دینی کوششوں میں درکت اور ہماری اسائی کو شرف قویت
عطافرائے۔ آئین۔

بلاشبہ اس عنیلم ایشان اجتماع کا سہرا ہم سب کے خدموم حضرت مولانا دامت برکاتہم

کے سر ہے جو ناتوانی اور پیرانہ سالی کے باوجود شب و روز دینی و دعویٰ میں کفایت
ہجتی ہے مگر دنیا میں ہے

ہوا ہے گوئند و تیر مگر چراغ اپنا جارہا ہے

وہ مرد و دلیش جسے حق نہ دیئے ایں انہا خروانہ

میری دلی خواہش ہے جس مبارک اور احسن مقصد کے لئے دور دراز علاقوں دنیا
بھر کے مالک اور خلقوں سے ہم سب محض اشتیار ک و تعالیٰ کی رضاکی خاطر وحدتِ کل کی
بنیاد پر بیان جمع ہوئے ہیں۔ ہم اس میں ہر طبقہ کا سماں ہوں۔

عمر م حضرت! ما شاء اللہ اس دیکھ رہا ہوں کہ اس اہم اور نمائندہ اجلاس میں ہندوستان
اور ہندوستان سے باہر کے تقریباً اہل علم، فضلاء اور دانشوار شریک ہیں۔ اہل علم کا بڑا الجم
دور دراز علاقوں سے چل کر بیان پہونچ گیا ہے، حضرت مولانا کے خلوص، للہیت جدو
جہاد اور جذبہ صادق نے ہم سب کو بیان جمع کر دیا ہے۔ جس میں کشمیر کی برف بولاش
پہاڑوں سے گذر کر آپ حضرات کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہوں۔

آپ جانتے ہیں مجھے وہ کوئی طاقت ہے جو کچھ کر لائی ہے اور سفر کی زحمت کو
رحمت سمجھ کر حاضر ہو گیا ہوں۔ میں فخر اور مسترت کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ طاقت
اسلام کی ہے۔ وہ وقت کا رہ تو حید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ہے۔ بلاشبہ اسلامی رشتہ میں بے پناہ طاقت اور کخشش ہے۔ دنیا کے تمام رشتے
موشکتے ہیں، ختم ہو سکتے ہیں، مگر دین اسلام اور پیغمبر اسلام حضرت ختمی مریت
جناب محمد علی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا سب سے کھیر اور مضبوط رشتہ ہے۔ اس
لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارا خدا ایک، رسول ایک، کتاب ایک، قبیلہ و کعبہ ایک،
دین و مذہب ایک۔ لکھ رہا اسلام نے ہم سب کو ایک لڑکی میں پرسو رکھا ہے ہم سب
ایک پیسیع کی نمائندہ ہیں، آج اسی کی برکت سے ہم سب بیان جمع ہیں۔

حاضرین! یہ حقیقت خوب ذہن نشین کر لیں کہ ساری دنیا کے مسلمان اکیس میں
بایہم بھائی بھائی ہیں۔ قرآن کا ارشاد ہے: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ أَخْوَةٌ فَإِذْ جَاءَكُمْ
عَقِيدَةً تُوحِيْدُهُ وَرَسَالَتُنَّ فَسَارَےِ مُسْلِمَانُوں کو ایک پلیٹ فلادم پر جمع کر رکا ہے
میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ بین الاقوامی حالات، مسائل اور مختلف حل و بحث کے پیش نظر
اس رشتہ اخوت و دنی کو مزید زیادہ سے زیادہ مستحکم بنانے کی ضرورت ہے۔

بہر حال قرآن مقدس کی ابھی جو آیت کریمہ میں نے خطبہ میں تلاوت کی ہے اس میں
اس بات کی صراحت کر دی گئی ہے۔ کہ اللہ رب العالمین نے آستِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لئے دین قیم کو مکمل کر دیا ہے۔ اور ان انسانوں کے لئے تاقیا م قیامت جس قدر
نعمتوں کی ضرورت ہو سکتی ہے، وہ ساری کی ساری پوری کردی یہیں اور بندوں
کے لئے دینِ اسلام کو پسند فرمایا ہے۔ کون نہیں جانتا ہے کہ دینِ اسلام ایک
مکمل صاباطہ حیات ہے اور اس کے قوانین و ستورِ زندگی یہیں اور یہ دین ایک
ابدی اور دائمی دین ہے۔ سیدنا حضرت ادم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ وسلم تک سارے انبیاء کرام علیہم السلام نے اس دین کی تبلیغ کی اور سبھوں
نے اپنے زمانہ میں خدا کے بندوں تک پھوپھا یا۔

آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود یہیں آپ کی ذاتِ ستودہ صفات پر دین کی تکمیل
ہو گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تکمیل کا اباناباطہ اعلان فرمادیا۔ اور رہتی دنیا تک
ایسے اصول و ضوابط طے فرمادیے گئے جو انسانوں کے لئے مشعل راہ کام دے
رہے ہیں۔

بزرگو! قرآن و حدیث، اجماع امت اور پوری ملتِ اسلامیہ اس بات پر شفتنا
ہیں اور اس میں کوئی شک و شبہ اور ابہام نہیں ہے۔ کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صرف تمام مالیت کے پیغمبر میں، جنقا و بشر، شجو و حجرا و حجر و بُر کے پیغمبر میں، بلکہ ساتھ ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کے آخری فرستادہ اور خاتم النبیتین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بد قسمی سے جس صدری اور دوسرے ہم لوگ لگذر رہے ہیں۔ یہ ایک فتنہ اور ارتاد کا دوڑ رہے لیکن الحمد للہ عالمے حق ہر طرح کے فتنے کی سر کو بی سے کسی بھی وقت ہرگز غافل نہیں رہے اور آج بھی نہیں ہیں۔

ماضی میں صہونی اور طاغوتی قوتوں کی گھری سارش کے تحت جب انہمانی مزا فکار احمد قادر یانی نے بتوت و رسالت کا دعویٰ کیا تو بر صیغر کے چھوٹی کے علماء خاص طور پر وادی کشیر کے ایک بطل جلیل اور گل سر بسرا دنیا کے اسلام کے عظیم محدث و منکر حضرت علامہ انور شاہ کشیری اپنے معدہ اور قابل فرشت گروں کی ایک زبردست ٹیکے ساتھ میدانِ عمل میں کوڈ پڑھے اور مرزا کی جھوٹی بتوت کے دھووں کی قلعی کھوں کر رکھدی اور بر صیغر کے مسلمانوں، عالم اسلام اور امت مسلمہ کو زبردست اور طاقتور لڑکھا بیواد اور کتنا بول کے ذریعے اس فتنہ عظیم کی زہر ناکی سے خبردار کیا۔ اس ضمن میں وادی کشیر میں رہ قادیانیت اور تحفظ ختم بتوت کے حوالہ سے میر واعظین کشیر خاص طور پر میر واعظ مولوی احمد اللہ صاحب اور ہباجر ملت میر واعظ مولانا محمد یوسف صاحب کے تاریخی روں کو بھی ہرگز نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ پیغمبر اَخْرَى اَزْمَان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (رقدہ روحی) کے تنکیں ہمارے عقائد کی تفصیل خود شہید ملت میر واعظ مولوی محمد فاروق صاحب اپنی دینی، دعویٰ اور اصلاحی تصنیف "اسلام کی بنیادی تعلیمات" میں وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"رسالت و بتوت کی تنکیل پیغمبر اَخْرَى اَزْمَان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستو دہ صفات سے کی گئی، دوسرے حضرات صرف رسول اور پیغمبر تھے۔ اور اپنے

پیغمبر ہونے کے ساتھ ساتھ خاتم النبیین۔ بھی یہی وجہ ہے کہ آپ کی بہت درستالت مامن ہے ہر دوڑ اور ہر زمانے کے لئے ہے۔ آپ کی بتوت درستالت عالیگر ہے۔ آپ زمین کے کسی خاص خطے یا کسی قوم کے لئے بنی بنا کرنے پر بھی جگہ بلکہ ساری دنیا اور تمام انسانوں کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ جس مالک و خالق نے اپنے دوسرے تمام رسولوں کو بھیجا تھا اور جس نے آپ کو بھی اپنا رسول بن کر بھیجا ہے، یہ اسی کا اعلان ہے:-

وَمَا أَنْزَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَأَوْرَادَ مَا أَنْزَلْنَاكَ إِلَّا
كَافَةً لِلنَّاسِ يُشِيرُوا وَنَذِيرُوا وَلِكُنَّ الْكُثُرُ النَّاسُ لَا يَعْلَمُونَ۔

(سوسہ سبا)

دوسری بھکار شاد ہے:-

قُلْ يَا يَهُوَ النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ بَمِيعَادٍ (اعراف)
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک ایسی اسیازی اور نمایاں صفت ہے جو آپ کے
لئے ہی خاص ہے۔ آپ سے پہلے جو انبیاءؐ بھی آئے ان کا دائرہ کار محمد و دو اور
خاص زبان و مکان کے لئے تھا۔ آپ کا یہی ارشاد گرامی ہے:-
”كُلُّ بَيْسَاتٍ يُبَعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَلَعِشْتُ إِلَى كُلِّ أَهْمَّ وَأَصْوَمِ
(مسلم شریف) حضرت امام بو سیری فرماتے ہیں:-

مُحَمَّدُ مَيْدُ الْكُونِيِّينَ وَالثَّقَلِيِّينَ وَالْفَرَّقَيِّينَ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ غَيْرِ
فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خُلُقٍ وَفِي خُلُقٍ وَلَمْ يَذَّهَّ فِي مِدْمَمٍ وَلَا كَوْرَمٍ
حقیقت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتوت بالاصل ہے جیکہ دوسرے
انبیاء علیہم السلام کی بتوت بالتبغ ہے یعنی اصل اور حقیقتی بتوت کا جو ہر آپ کی

ذاتِ اگر اکدم موجود ہے ویگرا بنا یا علیہم السلام (اسی ذات کے خوشہ پسند اور اسی
کو کہ کہ جانے ہیں) (اسلام کی بنیادی قیمتیات میں)

بیوتِ نبھی کی خصیت کے ضمن میں شہیدِ ملت "لکھتے ہیں:

" محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری پیغمبر رحالت وقی بنا اور رسالت
خداوند کے آخری مبلغواروں سے برقرار رہ جان مصلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ
کی رسالت اور ختم نبوت کے اقرار سبھی نجات اور احکام سے گمراہی اور بلاکش ہے۔

آپ قیامت تک معلم و خلفاء (جو آپ کی شریعت کے حال اور آپ کی تعلیمات
کے ترجیحات میں) کے وجود سے دین اور شریعت کی ترجیحات میں پیشہ ہوتے رہے گی۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کا تابع رکھ کر منصبِ نبوت کا

دروازہ ہبھٹ کے لئے بند کر دیا گیا: قرآن مجید میں آپ کے ختم نبوت کا اعلان
ان الفاظ میں کیا گیا ہے:-

کما کانَ مُحَمَّدٌ، أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِجَالِكُمْ وَلَكُنَ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ
الْبَيِّنَاتِ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ (آل عمران: ۱۰۷)

ترجمہ:- محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مردوں کے باپ نہیں، میں لیکن لا افس
کر رسول میں اور نبیوں کے خاتم میں اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کے جاننے والے ہو
تشریع:- یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کو پہنچا ملت ہجانو، ہاں اللہ کے
رسویں، اس الفاظ سے سب ان کے روحاں بیٹھے ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
 وسلم ہیں، آپ کی تشریف اوری سے نبیوں کے سلسلہ پر جو گھنی بس جن کو
ملنی تھی اسی پریکی۔ اس لئے آپ کی نبوت کا دور سب نبیوں کے بعد رکھا جو قیامت
کی پلدار ہے گا، آپ غایت اللہ کی وحدائیت کے ساتھ ساتھ سرکار دو عالم

کی رسالت اور ختم نبوت کی تصدیق پر مضمون ہے: (رس ۹۷) ختم نبوت کی مثال: چنانچہ سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ کا یادگار ہے کہ کو وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا اور ارشاد فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِيٍّ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَا كَعِنْ قَبْلِيٍّ كَمَثَلِ رَجُلٍ يَهි بَيْتًا فَاحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لِبَنَةَ مِنْ زَارِيَّةِ - فَجَعَلَ النَّاسَ يَطْوُوفُونَ بِهِ فَيَعْجَبُونَ وَيَقُولُونَ هَلَّا وَصْفَتْ هُنَّ لَا لِبَنَةَ قَالَ فَإِنَّا لِلْبَنَةَ دَأَتْنَا مَا تَمَّ النَّبِيِّينَ۔ (رسکوتہ شریف)

حضرت کی خصوصیات "یوں تو آپ سارے رسولوں کے سردار اور سالار کارواں ہیں۔ آپ کے جن خصالوں کا ذکر کرائیں زبان فیض ترجمان سے فرمایا ہے ان میں ختم نبوت کا مسئلہ بھی ہے۔ صحیح سلم کی روایت ہے۔ ارشاد فرمایا:

فَقِيلَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءَ بِسْتَيْهِ أُصْطِيَتْ جَوَامِعُ الْكَلِمِ وَنَصْرَتْ بِالرَّاعِبِ وَاجْلَتِ الْفَنَائِمِ وَجَعَلَتِ الْأَمْرَ مِنْ مَسْجِدِهِ وَطَهُورًا وَأَرَسَلَتِ إِلَى الْغَلْقَنَ كَافَةً وَخَتَمَ مَلَكِ النَّبِيِّينَ (رسلم) حضرت مجتبی سیحانی شیخ بعد القادر جیلانیؒ کبریت احمد بن اسحاقون کروں بیان فرماتے ہیں:

وَخَتَمَتْ بِهِ الرِّسَالَةُ وَالدِّلَالَةُ وَالبَشَارَةُ وَالذَّانَةُ وَالنَّبُوَّةُ

حضرت جامع الکمالات شیخ القوپ صرف کشمیری فرماتے ہیں : ۷۰
 ختم مسلم پادر شیر انسیار خاک درشناج سر اوسیار
 سیدیہ علم سند عالیین جامع ایتنا بکتاب مسین
 حاضرین ہیں ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ ختم بتوت کا مسلم متفق علیہ سلام تھا
 اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت رہے گا۔ اس میں کسی قسم کے تسلیم اور سودا بازی کی ہرگز
 اور قطعی گنجائش نہیں۔ چنانچہ نصف صدی کی ہماری دنی و ملی تدریجی اس بات کی گواہ
 ہے کہ مژا قادریانی کا کامیاب ترسین تلاقب علمائے اُست نے ہر جگہ اور ہر مرحلہ پر
 اس طرح کیا کہ یہ فتنہ تقریباً مردم ہو چکا تھا اور ہمام مسلمان بھی اس فتنے سے محفوظ ہو گئے
 تھے۔ لیکن بد قسمی سے پھیلے کچھ عرصہ سے مژا کی نہایت منظم طریقے سے مقصودہ بند
 پلان کے ساتھ نہایت سرگرم ہو گئے ہیں۔ اور اس وقت مسلم مالک کے بجائے
 ان کی سرگرمیاں ان ملکوں میں زیادہ ہیں جو جہو ریت کی بناء پر ہر قسم کی سرگرمیوں
 کی کھلکھلے ہم اجازت دیتے ہیں۔ چنانچہ یہیے غیر مسلم مالک میں جہو ری حقوق کے ساتے
 میں اپنی ہم چلاکر مملوک الحال، پس اندھہ یا ناواقف مسلمانوں کو مژا کی بنائی کا سی
 میں سرگرم ہیں۔ چنانچہ بھارت کے مختلف بڑے یا ستوں کے ساتھ مصدقہ الملاعات
 کے مطابق جموں و کشمیر میں بھی مژا کی مبلغین سرگرم ہو چکتے۔ لیکن الجہولہ اجتماعی
 طور پر بروقت کارروائی کے سبب بڑی حد تک رائے عام بیدار ہو گئی۔ جموں
 و کشمیر کی تدبیر تعلیمی انجمن "ادارہ" ایمن نصرۃ الاسلام کے زیر اہتمام ہم نے وادی
 کے کم و بیش سبھی دینی و دعویٰ منتظموں کے سربراہوں سرگردہ علماء کرام، مفتیان
 مقام کا لیک نمائندہ اجلاس طلب کیا اور متفقہ طور قرارداد پاس کرا کر اسے مؤقر
 اخبارات میں شائع کیا۔ قرارداد کے الفاظ میں کہا گیا کہ ۔۔

پیغمبر ہونے کے ساتھ ساتھ خاتم النبیینؐ بھی ایں یہی وجہ ہے کہ آپ کی نبوت و رسالت عالمگیر ہے۔ آپ زمین کے کسی خاص غلط یا کسی قوم کے لئے بنی بنا کرنیں لیجئے گے بلکہ ساری دنیا اور تمام انسانوں کے لئے لیجئے گئے ہیں۔ جس مالک اور خالق نے اپنے دوسرے نام رسولوں کو بھیجا تھا اور جس نے آپ کو بھی اپنا رسول بنایا کر رکھیا ہے، یہ اسی کا اعلان ہے:-

وَمَا أَنْزَلْنَا إِلَّا سَرْحَةً لِلْعَلَمِينَ وَمَا أَنْزَلْنَا إِلَّا
كَافِةً لِلنَّاسِ بُشِّيرًا وَنَذِيرًا。 وَلِكُنَّ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ۔

(سورة سباء)

دوسری جگہ ارشاد ہے:-

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي هُوَ سُولُ اللَّهِ الَّذِي كُمْ جَعَلْتُمْ جَمِيعًا وَ (اعراف)
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک الیسی امتیازی اور نمایاں صفت ہے جو آپ کے
لئے ہی خاص ہے۔ آپ کے پہلے جوان بیان اُبھی آئے اُن کا دارکہ کار مدد و دار
خاص زبان و مکان کے لئے تھا۔ آپ کا مجید ارشاد گرامی ہے:-
”كُلُّ بَنِي سَمَانٍ يُبَعْثَثُ إِلَى قَوْدَمَهُ خَاصَّةً وَ بَلْعَثُتْ إِلَى كُلِّ أَصْمَرٍ وَ أَسْوَمٍ“
(مسلم شہریف) حضرت امام بو سیری فرماتے ہیں:-

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكُوَنِيِّينَ وَالثَّقَلِيِّينَ وَالْفَرَّيِقِينَ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عِبَّمٍ
فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي مُخْلِقٍ وَفِي مُخْلِقٍ وَلَمْ يَدْلُوْهُ فِي مِدْمَمٍ فَلَا كَرْمٌ
حقیقت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بالاصل ہے جیکہ دوسرے
انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالتبیع ہے یعنی اصل اور حقیقتی نبوت کا جو ہر آپ کی

ذاتِ گولاک دس موجود ہے ویکھ را بپیار علیہم السلام ایسی ذات کے خوشہ ہیں اور اسی
کل کے جزو ہیں: (اسلام کی بنیادی قیمتیات پتہ ۱۸)

نبوت محیی کی خاتمت کے ضمن جس شہید ملت تکمیل ہے،

"محمد رسول اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری پیغمبرِ عالیٰ وقیٰ تباہی اور ساخت
نہاد و نہاد کے آخری مطہر و امدادیں۔ بردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ
کی درسات اور ختم نبوت کے اقتداء سے ہی نہاد اور احکام سے گمراہی اور ہلاکت ہے۔
اب قیامت تک مسلمانوں و خلفاء (جو آپ کی شریعت کے عالی اور آپ کی قیمتیات
کے ترجیحات میں) کے وجود سے دین اور شریعت کی ترجیحی پیشہ ہوتی رہے گی۔
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و درسات کا تائیع رکھ کر منصب نبوت کا
دروازہ پیش کئے بند کر دیا گیا: قرآن مجید میں آپ کے ختم نبوت کا اعلان
ان الفاظ میں کیا گیا ہے:-

مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَهْدِيَ مِنْ أَنْجَابَكُمْ وَلَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ
الرَّسُولَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ (لامعذاب)

ترجمہ:- محمد رسول اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد و دیکے باپ نہیں، میں لیکن اللہ
کے رسول ہیں اور نبیوں کے خاتم ہیں اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کے جانش مل دیکھ
تشریح:- یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کو یہ ملت جانو، ہاں اللہ کے
رسول ہیں، اس لفاظ سے سب ان کے بعد عالیٰ پیشہ ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
 وسلم ہیں۔ آپ کی تشریف اوری سے نبیوں کے سلسلہ پر پھر لکھ گئی لیں جن کو
ملکی سمجھیں میکی۔ اس لئے آپ کی نبوت کا دور سب نبیوں کے بعد رکھا جو قیامت
تک چلتا رہے گا۔ آپ غایت اللہ کی وحدانیت کے ساتھ ساتھ سرکار دو عالم ۳

پیغمبر ہونے کے ساتھ ساتھ خاتم النبیین ۔ بھی یہی وجہ ہے کہ آپ کی بتوت و رسالت فما ہے۔ ہر دُور اور ہر زمانے کے لئے ہے۔ آپ کی بتوت و رسالت عالیگیر ہے۔ آپ از میں کے کسی خاص خطے یا کسی قوم کے لئے نبی بننا کرنا یا سچے گئے بلکہ ساری دنیا اور تمام انسانوں کے لئے بھی گئے ہیں۔ جس مالک و خالق نے اپنے دوسرے تمام رسولوں کو بھیجا تھا اور جس نے آپ کو بھی اپنا رسول بننا کر بھیجا ہے، یہ اسی کا اعلان ہے:-

وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَّا
كَافَةً لِلنَّاسِ بِشِيرًا وَنَذِيرًا。 وَلِكُنَّ الْكُثُرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ۔

(سورہ سباء)

دوسری جگہ ارشاد ہے:-

قُلْ يَا يَاهُا اهَنَّا إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ بِجَمِيعِهِ (اعراف)
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک ایسی استیازی اور نمایاں صفت ہے جو آپ کے لئے ہی خاص ہے۔ آپ سے پہلے جو انبیاء تھے جیسے آن کا دائرہ کار محمد و دوسرے خاص زمان و مکان کے لئے تھا۔ آپ کا یہی ارشاد گرامی ہے:-
إِنَّمَا يَبْيَسُهُ سَكَانُ يَبْعَثُ إِلَى هُوَ مِنْ خَاصَّةَ وَلَمْ يُؤْتِ إِلَى كُلِّ أَهْمَرٍ وَأَصْوَمٍ

(مسلم شریف) حضرت امام ابو سیری فرماتے ہیں:-

مُحَمَّدُ مَسِيدُ الْكَوْنِيِّينَ وَالشَّقَلِيِّينَ وَالْفَرِيقِيِّينَ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ بَعْمَمٍ
فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خَلْقٍ وَلَمْ يَدْنُوْهُ فِي عِلْمٍ وَلَمْ يَكُرُّمْ
حقیقت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتوت بالاصل ہے جیکہ دوسرے
انبیاء علیہم السلام کی بتوت بالتبغ ہے لیعنی اصل اور حقیقتی بتوت کا جو ہر آپ کی

ذاتِ گرامی میں موجود ہے دیگر ابھیار علیہم السلام (سی ذات کے خوشہ پیش اور اسی کی کچھ میں ہے) (اسلام کی بنیادی تفہیمات میں)

بختِ محظی کی عاقبتیت کے ضمن میں شہیدِ حلت نکھلتے ہیں:

وَعَلَّا بِرُولِ الْأَنْذِرِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَاكَ أَخْرَىٰ بِغَيْرِ عَالَىٰ وَقَىٰ بِنَانَ الْأَنْذِرِ
خَدَا فِندِيٰ كَمَا آخْرَىٰ مُلْكِهِ وَلِرَوْسِ بِسْرَارَدِ رُوْبِنَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ آپ
کَلِّ رسَاتِ الْفَحْمِ بُوتَّ کَمَا قَفَرَ سَبِّهِ تِيجَاتِ اُورِ الْكَارَسِ مِنْ كُلِّ رَاهِ اُورِ سَبِّهِ الْكَارَسِ۔

اب قیامت تک ملکہ و خلفاء راجح آپ کی شریعت کے عال اور آپ کی تفہیمات
کے تر جان و یکلہ کے وجود سے دین اور شریعت کو ترقی جانی ہیشہ ہوتی رہے گی۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بُوتَّ و رسالت کا تماج لکھ کر منصب بُوتَ کا
دروازہ ہیشہ کے لئے بند کر دیا گیا: قرآن مجید میں آپ کے ختم بُوتَ کا اللہ
ان الشافی میں کیا گیا ہے:-

مَا كَانَ مُحَمَّدًا إِبْرَاهِيمَ وَمَا كَانَ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلَيْهِمَا... (الامزادب)

ترجمہ:- محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد عالم کے باپ نہیں، میں لیکن امام
کھدا عالیہ میں اور نبیوں کے خاتم میں اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کے جانشی مالیہ کے
تشریع:- یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کو بیٹا مت جانا، ہاں اللہ کے
رسول ہیں، اس لحاظ سے سب ان کے رو جانی بیٹے ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
وسلم ہیں۔ آپ کی تشریف اور می سے نبیوں کے سلسلہ پر فہرست گئیں جس کو
ملکی تھی مل پکی۔ اس لئے آپ کی بُوتَ کا دور سب نبیوں کے بعد رکھا جو قیامت
تک چلتا رہے گا۔ آپ خاتم اللہ کی وعدائیت کے ساتھ ساتھ ستر کار دو عالم میں

کے رسالت اور ختم نبوت کی تقدیر لئے پرستی پر ہے: (رس ۱۹)

ختم نبوت کی مثال: چنانچہ سیدنا حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ

کو وصافت کے ساتھ بیان فرمایا اور ارشاد فرمایا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ الْكَانِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كُمْشَرَجِلِ بَهْيَ بَهْيَا فَأَحَسَّنَهُ وَأَجْمَدَهُ إِلَّا مَوْرِقَعَ لَبِنَةَ مِنْ زَارِوْيَةَ . فَجَعَلَ النَّاسَ يَطْوُفُونَ بِهِ وَلَعْجَبُوْنَ وَيَقُولُوْنَ هَلَّا دَصْفَتْ هَذِهِ لَبِنَةَ قَالَ فَأَنَا الْبَيْنَةُ وَأَنَا مَا تَمَّ النَّبِيُّوْنَ . (مشکوٰۃ شریف)

حضرتؐ کی خصوصیات

”یوں تو آپؐ سارے رسولوں کے سردار اور سالار کارواں ہیں۔ آپؐ نے جن خصالوں کا ذکر اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا ہے ان میں ختم نبوت کا مسئلہ بھی ہے۔

صحیح مسلم کی روایت ہے۔ ارشاد فرمایا:

فَفَيْلَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسْتَلَةٍ أُعْطِيَتْ جَوَامِعُ الْكَلِمِ وَنَصْرَتْ بِالرَّعْبِ وَاهْلَتْ لِلنَّائِمِ وَجَعَلَتْ لِلْأَمْرِ مَنَاسِبَدَ وَظَهَرَأَ وَأَرَسَلَتْ إِلَى الْمَغْلُقَ كَافَةً وَخَتَمَ مَرِيِّ النَّبِيُّوْنَ (صلی) حضرتؐ محبوب سبحانی شیخ جمد القادر جیلانیؒ ”بُرْبَرِتْ احمد میں اس محفوظ کروں بیان فرماتے ہیں:

وَخَتَمَتْ بِهِ الرِّسَالَةُ وَالدَّلَالَةُ وَالبُشَارَةُ وَالنَّدَاءُ أَسَاطِيرُ
وَالنَّبُوَّةُ